رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی ✻ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

جلد ۸	مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ	پنجشنبہ	مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء	نمبر ۶۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

جناب میر صاحب قبلہ نے جو فرش لگوانا شروع کیا تھا۔ وہ مسجد مبارک سے لیکر مہمانخانہ تک مکمل ہو چکا ہے۔ جسپر پانسو بچپن روپے خرچ آگئے ہیں یہ کام دراصل یہاں کی پنجایت کا تھا اور معلوم بھی ہوا تھا کہ اسکے متعلق تجویز ہو رہی ہے۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلتا دیکھ کر حضرت میر صاحب نے لگوا دیا۔ پنجایت کو بقیہ حصہ پر فرش لگنے کی جلدی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جس حصہ پر لگ چکا ہے۔ اسکی نگہداشت و ریخت کی درستی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۶ مارچ طلبائے ہائی سکول کی انجمن الاخوان نے نفتھ ہائی کے طلباء کو الوداعی دعوت دی جسمیں معززین جماعت کو بھی مدعو کیا۔ جانیوالے طلباء کو بعض احباب نے مفید نصائح کیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی لاہور میں

روزانہ ڈائری

(۵ - مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

صبح کیوقت کالج کے طلباء کے سامنے جو ملاقات کیلئے آئے حضرت خلیفۃ المسیح نے ضرورت مذہب بیان کی جو مفصل آیندہ درج ہوگی قریباً بارہ بجے مستری محمد موسیٰ صاحب کے مکان پر کھانا کھانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کچہری تشریف لیگئے۔ کورٹ کے بالمقابل ایک خیمہ نصب تھا اسمیں حضور نے قیام فرمایا اور ۱ بجے تک مختلف احمدی احباب کی شہادات ہوتی رہیں

مسلمان کیوں مورد عتاب ہیں

اس اثناء میں حضور سے سوال کیا گیا کہ کیا وجہ ہے مسلمان جو چال چلتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ان کیلئے تباہی ہوتا ہے۔ اور دوسری قومیں ترقی کرتی جاتی ہیں فرمایا:- مسلمانوں نے خدا سے تعلق چھوڑ دیا۔ اسلیئے گرفتار عذاب ہو گئے۔ دیکھو جس طرح اگر کسی شخص کا لڑکا اسکے خلاف کوئی بات کرے تو وہ زیادہ سزا کا مستوجب ہوتا ہے۔ بہ نسبت غیر کے لڑکے کے۔ اسی طرح مسلمان خدا کے مقرب تھے۔ جب یہ غافل ہوئے تو زیادہ مستحق عذاب ہوئے۔ پھر مسلمان سہارے سے کام کرنے کے عادی تھے۔ اور ہر صدی پر ان کے لئے مجدد آتا تھا۔ جو ان سے کام لیتا تھا۔ اور یہ اس کے سہارے پر کام کرتے تھے۔ مگر اب جو انسان خدا کی طرف سے آیا۔ اس کو یہ قبول نہیں کرتے۔ پھر کیوں نہ مورد عتاب ہوں ؛

مقدمہ اور اسمیں شہادت۔

جس مقدمہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی شہادت تھی۔ وہ یہ تھا کہ ملک برکت علی صاحب نے جو پنجاب کونسل کے لئے امیدوار تھے۔ مولوی محرم علی صاحب چشتی ممبر کونسل کے خلاف

یہ عذر داری کی تھی ۔ کہ ان کو پیروں کے ذریعہ مذہبی رُعب کے ماتحت ووٹ حاصل ہوئے ہیں ۔ لاہور کے احمدی احباب نے چونکہ ووٹ مولوی محرم علی صاحب کو دئے تھے ۔ اسلئے ملک صاحب نے حضرت صاحب کو گواہ بنایا ۔ اسپر حضور کو کمرہ عدالت میں طلب کیا گیا ۔ اور تین بجکر ۲۰ منٹ پر گواہی ختم ہوئی ۔

حضور نے اپنے بیان میں حکم اور سفارش میں فرق بتاتے ہوئے فرمایا کہ حکم دینی معاملات میں ہوتا ہے اور جو دنیاوی کام دین میں شامل ہوں ان پر بھی ۔ باقی امور دنیا میں سفارش ہوتی ہے ۔ جنہیں اسکو جسے سفارش کی جائے ۔ اختیار ہوتا ہے ۔ کہ اگر اس کے نزدیک اس میں کچھ غلطی ہو ۔ تو اسے پیش کرے ۔

سوال ہوا ۔ کہ اگر کوئی آپ کا مُرید آپ کی سفارش کو نہ مانے تو کیا ہو ۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے ۔ اگر میرے مُرید کو سفارش پسند نہ ہوگی تو وہ عذر میرے پاس پیش کریگا ۔ پھر اگر واقعی نقص ہوگا تو میں دُور کر دونگا ۔ اور اگر میری رائے درست ہوگی ۔ تو اس میں دو صورتیں ہونگی (۱) اگر بات معمولی ہے اور وہ شخص اسپر سختی سے قائم ہے تو میں اپنی بات واپس لے لونگا اور اگر یہ نہیں تو دونوں بحث کرینگے پھر یا میں نے اُسکو منوا لیا یا اُس نے مجھے ۔

میاں چراغ دین مرحوم کی یاد کورٹ سے واپسی پر احمدیہ ہوسٹل میں فرمایا ۔ کہ لاہور سے دلچسپی نہیں رہی جب سے کہ میاں چراغ دین فوت ہوئے ہیں ۔ انکی زندگی میں تو لاہور وطن معلوم ہوتا تھا

بیعت مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دو صاحبوں نے بیعت کی جنمیں ایک لکھنؤ کے اور دوسرے آگرہ کے باشندے ہیں ۔ اور لاہور کے ریلوے پریس میں ملازم ہیں ۔ ان کے نام یہ ہیں (۱) قمقام علی صاحب (۲) حامد علی صاحب ؞

(۶ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

صبح کی نماز خلیفۃ ثانی نے مسجد احمدیہ میں ادا فرمائی اور نماز کے بعد کچھ دیر تک وہیں قیام فرمایا ۔ مسجد کے متعلق فرمایا ۔ اسکی میٹ اُٹھوا دی جائے ۔ کیونکہ اس میں بدبو ہے اور ایسی جگہ پر عبادت میں نقص پیدا ہوتا ہے ؞

قتل دجال کے متعلق سوال اور جواب ایک غیر احمدی کی طرف سے سوال پیش کیا گیا ۔ کہ مسیح نے دجال کو قتل کرنا تھا ۔ مگر مرزا صاحب جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے تھے ۔ وہ فوت ہو گئے ۔ اور دجال قتل نہیں ہوا ۔

فرمایا ۔ دجال ایک شخص نہیں بلکہ جماعت ہے اور مسیح موعود بھی فوت نہیں ہوئے ۔ کیونکہ فوت وہ ہوتا ہے جس کا سلسلہ بند ہو جائے ۔ مگر مسیح موعود کا سلسلہ تو دن بدن بڑھ رہا ہے اور مسیح موعود کی جماعت کے ذریعہ دجال کا جو باقی ہے وہ دُور ہوگا اگر مسیح موعود کے وقت میں ہی دجال کے قتل کئے جانے پر اصرار کیا جائے ۔ تو یہ درست نہیں ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر الفساد فی البر والبحر کے وقت میں بھیجا گیا تھا ۔ اور غرض بعثت یہ تھی ۔ کہ اس فساد کو دُور کریں ۔ مگر آپ کی زندگی میں دور نہیں ہوا تھا ۔ پھر قرآن میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسلئے بھیجے گئے کہ لیظہرہ علے الدین کلہ ۔ مگر آج کہ تیرہ سو سال گذرتے ہیں اسلام ہی اسلام نہیں نظر آتا ۔ یہ پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کی جسطرح حضرت عمرؓ کے وقت میں پوری ہوئیں اسی طرح یہاں بھی ہوگا ؞

سب مذاہب کا ایک ہونا سوال ہوا کہ مسیح موعود کے وقت میں بتایا گیا تھا کہ سوائے ایک ملت کے سب ملتیں مٹا دی جائینگی ۔ مگر ایسا نہیں ہوا ۔

فرمایا کسی بات کا تو نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور کسی کے متعلق یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس چیز میں ایسے نتائج پیدا کرنے کی استعداد ہے یا نہیں ۔ مثلاً ایک جگہ پھل لگے ہوئے ہوں جو کچے ہوں تو ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ پکینگے ۔ مگر ایک شخص ایک بیج کو دیکھتا ہے ۔ اور اپنی مہارت سے معلوم کرتا ہے کہ یہ بیج اعلیٰ درجہ کا ہے ۔ اسمیں پودا پیدا کرنے کی قوت ہے پھر وہ بیج زمین میں ڈالا جاتا ہے ۔ اور وہ شگوفہ نکالتا ہے تو اس سے یقین ہو جاتا ہے ۔ کہ یہ پھل بھی لائیگا ۔ مثلاً ایک شخص ستمبر ۔ اکتوبر میں دیکھ کر گیہوں کے بیج کے متعلق بتا سکتا ہے ۔ کہ یہ ایسا ہوگا ۔ اور جب زمانہ آتا ہے تو وہ ایسا ہی ثابت ہوتا ہے ۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی ترقی کے کمال کا وقت تین سو سال مقرر کیا ہے ۔

موجودہ نشانات سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اگر کوئی کہے کہ یہ اتنا لمبا عرصہ ہے کہ آخر عرصہ تک کون انتظار کر سکتا ہے ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی چیز کی صداقت معلوم کرنے کا ذریعہ ایسا ہی ہو تو البتہ مشکل ہے ۔ مگر جب اور ذرائع ہوں تو پھر یہ مشکل نہیں رہتی ۔ اگر کوئی شخص اسی ایک بات کے متعلق مصر ہو اور دوسری باتوں سے فائدہ نہ اُٹھانا چاہے تو معلوم ہوگا کہ جس چیز پر اسکا اصرار ہے ۔ اگر وہ بھی ہو جائے تو بھی نہیں مانیگا ۔ فقہاء نے بحث کی ہے کہ ان علاقوں کے لوگ ۔ جہاں نبی کا علم نہیں ہوا ۔ ان سے کیا سلوک ہوگا ۔ بعض حدیث کی بناء پر اس بات کے قائل ہیں کہ ان کے لئے نبی مبعوث ہونگے ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں یہ دیکھا جائیگا کہ فطرتی طور پر جتنا توحید کا انہیں قائل ہونا چاہیئے تھا وہ تھے یا نہیں ۔ اگر تھے تو ان سے موحدوں والا سلوک ہوگا ۔ اور اگر نہیں تو سمجھا جائیگا کہ اگر انہیں ہوتے ملتی تو اس سے بھی فائدہ نہ اُٹھاتے ۔ پس ان لوگوں کے سامنے جو کچھ ہے ۔ اس سے تو فائدہ نہیں اُٹھاتے ۔ آئندہ کیلئے اصرار کرتے ہیں ۔ اسکے صاف معنے یہ ہوئے ۔ کہ اس سے بھی فائدہ نہیں اُٹھائینگے ۔

اور یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ جو نشانات ہوتے ہیں ان سے فائدہ وہی اُٹھاتے ہیں جو پہلے مانتے ہیں ۔ ورنہ جنہوں نے پہلے انکار کیا وہ پچھلے نشانوں سے بھی کم فائدہ اُٹھاتے ہیں ۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے ایمان لانے وقت کوئی نشان نہیں دیکھا مگر جو نشان ظاہر ہوئے ۔ ان سے انھوں نے اور ان جیسے دوسروں نے فائدہ اُٹھایا ۔ مگر منکر ان نشانوں کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت سے محروم ہے ۔ دیکھو رسول کریمؐ سے کامیابی کے وعدے تھے ۔ مگر تاریخ نہیں بتا سکتی ۔ کہ جب حضرت عمرؓ کے وقت میں کامیابیاں ہوئیں تو کسی ایک شہر نے یا قصبہ نے یہ کہکر مانا ہو ۔ کہ ہم کامیابی کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے منتظر تھے ۔ اب ایمان لاتے ہیں ۔ پس نشانوں سے فائدہ پہلے ماننے والے ہی اُٹھاتے ہیں ؞

پھر ہر ایک کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا ۔ اسوقت اسکی بیوی کو حمل نہیں مگر پھر آثار حمل ظاہر ہوتے ہیں تو یقین کی ایک وجہ پیدا ہو گئی پھر نو مہینہ تک اسکو انتظار کرنا پڑیگا ۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ آج ہی پیدا ہو ۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی ۔ پس پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ مرزا صاحب کی جماعت میں بڑھنے کی استعداد ہے کہ نہیں

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان - ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

"آریہ گزٹ" کی خوش فہمی

پنڈت راجارام صاحب سنسکرت پروفیسر دیانند کالج لاہور اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی جو مختصر سی گفتگو ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو ہوئی تھی۔ اور جسے ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے "الفضل" میں ہم شایع کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق "آریہ گزٹ" نے اپنے ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں "ایک دلچسپ گفتگو" کے عنوان سے مضمون تحریر کیا ہے۔ جنہیں اسباب کا ذکر کرنے کے بعد کہ پنڈت صاحب موصوف کی جو گفتگو "الفضل" میں شایع ہوئی ہے اس کے متعلق ان سے دریافت کیا گیا۔ لکھتا ہے "پنڈت جی سے گفتگو کے متعلق ہمیں جو حالات معلوم ہوئے ہیں وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں" لیکن "ذیل میں" اس گفتگو میں جو بات اصلیت کی ہے" لکھ کر صرف ایک ہی اور وہ بھی خود ساختہ اور بناوٹی بات درج کی ہے۔ اس سے کیا یہ سمجھا جائے۔ کہ پنڈت صاحب نے اپنی مفصل گفتگو دریافت کرنے پر بھی نہیں سنائی۔ یا یہ کہ آریہ گزٹ نے اس گفتگو کو مفید مطلب نہ پاکر شایع نہیں کیا۔ اس کے متعلق پنڈت راجارام صاحب پر شبہ کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں اور خاصکر اس صورت میں جبکہ اس گفتگو کے متعلق ان کا اپنا لکھا ہوا مضمون شایع نہیں ہوا۔ اسلئے یہی کہا جائیگا۔ کہ "آریہ گزٹ" نے خود مفصل گفتگو درج کرنے سے پہلو تہی کی ہے۔ اور اپنے پاس سے ایک ایسی بات بناکر جس کا ملاقات کے موقعہ پر قطعاً ذکر نہیں آیا۔ شایع کر دی ہے۔ اس صورت میں سمجھ میں نہیں آتا۔ "ایک دلچسپ گفتگو" کا عنوان اس مضمون سے کیا تعلق رکھتا ہے۔

پھر اس سے بھی عجیب تر ایک اور عنوان ہے۔ جو یہ ہے کہ "مرزا صاحب مانتے ہیں کہ پنر جنم (تناسخ) ٹھیک ہے"۔

اگر اصل گفتگو کو نہ بھی دیکھا جائے۔ تو جو کچھ آریہ گزٹ نے اپنی طرف سے لکھا ہے۔ اور جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ پروفیسر صاحب نے پوچھا۔ ایسے لوگوں کو جو دنیا میں ہدایت پانے کے ناقابل تھے۔ کیا انسانی قالب میں دوبارہ موقع دیا جائے گا۔ جس کا جواب انہیں یہ دیا گیا کہ "ہاں" اس سے بھی ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ "مرزا صاحب مانتے ہیں۔ کہ تناسخ ٹھیک ہے"۔ کیونکہ تناسخ کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کہ دوبارہ ہدایت پانے کے لئے کسی اور عالم میں موقعہ دیا جاتا ہے۔ بلکہ ان کا خیال یہ ہے۔ کہ اسی دنیا میں سزا یا جزا کے طور پر کسی دوسرے قالب میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پس اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ پروفیسر صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ "کیا انسانی قالب میں ان کو یہ موقع دیا جائیگا" "ہاں" کہا گیا ہے۔ تو بھی اس سے تناسخ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ایسے لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ انسانی قالب میں ڈالکر اس دنیا میں بھیجنے کی تائید پائی ہے۔ اور جب یہ بات نہیں ہے تو تناسخ جس کی ساری بنیاد ہی اسی پر ہے کہ مرنے کے بعد کسی دوسرے قالب میں اسی دنیا میں واپس آنا پڑتا ہے۔ باطل ہو گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ "آریہ گزٹ" نے یہ سوال و جواب گھڑتے وقت کافی غور و فکر سے کام نہیں لیا کیونکہ یہ ایسی نامکمل صورت میں رہ گیا ہے۔ کہ جس سے تناسخ کے عقیدہ کی ذرہ بھی تائید نہیں ہوتی۔ "آریہ گزٹ" نے "انسانی قالب" کا فقرہ جو گفتگو کے وقت پروفیسر صاحب کی زبان سے ہمارے سننے میں نہیں آیا جہاں قلمبند کرنے کی تکلیف اٹھائی تھی۔ وہاں اگر اسی دنیا میں دوبارہ آنے کے الفاظ بھی بڑھا دیتا۔ تو ایک حد تک اس کی بات بن جاتی۔

عجیب بات ہے۔ کہ ادھر تو آریہ گزٹ ان الفاظ کو بڑھانے سے قاصر رہا۔ اور ادھر اصل گفتگو میں انکی تردید موجود ہے۔ چنانچہ جب پروفیسر صاحب نے تناسخ کے عقیدہ کے ماتحت کہا کہ:۔

"ہمارے ہاں تو اصلاح کا یہ طریق ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں آنے کا موقعہ دیا جاتا ہے"۔

تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔

"آپ تو کہتے ہیں کہ انسان کو سزا کے طور پر دوسری جون میں ڈالکر اس دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب کی یہ تعلیم ہے۔ کہ دوبارہ اس دنیا میں لاکر اصلاح نہ کی جائیگی۔ بلکہ اسی جگہ اصلاح کی جائیگی"۔

اس سوال و جواب سے آریہ گزٹ کا تناسخ کا اعتراف نکالنا خوش فہمی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔

پروفیسر صاحب کا اصل سوال جس میں "انسانی قالب" میں دوبارہ موقع ملنے کا کوئی ذکر نہ تھا۔ یہ تھا کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جنہیں ہدایت پانے کے اسباب ہی نہ میسر آئے ہوں۔ اور ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو سامانوں سے فائدہ ہی نہ اٹھا سکیں مثلاً چھوٹی عمر میں مر جانے والے۔ بہرے۔ گونگے وغیرہ۔

اسکے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ فرمایا تھا کہ ایسے لوگوں کے متعلق جو بچپن میں مر گئے یا گونگے اور بہرے تھے یا پاگل اور مخبوط الحواس تھے۔ ان کو دوبارہ موقع دیا جائیگا اور انکے سامنے ہدایت پیش کی جائیگی۔ اسوقت جو قبول کرینگے۔ ان کو جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔

اسکے متعلق پروفیسر صاحب نے پوچھا ایسے لوگوں کو دوبارہ موقع دینے کا ذکر کیا قرآن میں ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ قرآن کی آیات سے اس کا استدلال ہوتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں تصریح موجود ہے۔ چنانچہ پروفیسر صاحب کی درخواست پر انہیں حوالہ دیا گیا جو الفضل میں بھی مع ترجمہ درج ہو چکا ہے۔ اسکے متعلق آریہ گزٹ ایک طرف تو یہ کہتا ہے "حوالہ کا ترجمہ جو الفضل نے شایع کیا ہے وہ کسی ایک غیر مانوس زبان میں ہے۔ بہتر ہو کہ الفضل اس کا سلیس بامحاورہ اردو میں ترجمہ کر دے تاکہ اس کا مفہوم معلوم ہو سکے"۔

اور دوسری طرف ساتھ ہی اس حوالہ پر تنقید کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"یہ حوالہ سراسر بے معنی ہے اور مرزا صاحب کی بات کی تائید نہیں کرتا"۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر "آریہ گزٹ" نے اس حوالہ کا مفہوم ہی نہیں سمجھا اور اسکے لئے سلیس بامحاورہ اردو میں ترجمہ کرنے کی درخواست کرتا ہے تو پھر یہ اسے کس منہ سے بلا سمجھے بے معنی کہتا ہے۔

کہ پہلے ترجمہ کا مفہوم سمجھ لیتا۔ اور پھر تنقید کرتا۔

خیر ہم اور زیادہ آسان الفاظ میں اس حوالہ کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ تاکہ آریہ گزٹ جو دوسرے آریہ اخباروں کی طرح اردو میں ہندی اور سنسکرت الفاظ ملا کر عجیب معجون مرکب استعمال کرنے کا عادی ہے اردو الفاظ سمجھ سکے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن خدا ان لوگوں کی روحوں کو جو چھوٹی عمر میں مر گئے یا دیوانے یا بہرے یا گونگے یا ایسے بڈھے جو بدحواس ہو گئے تھے۔ جمع کریگا۔ اور انکے ہاں رسول بھیجیگا۔ اسپر جو اطاعت کرینگے وہ بری قرار دئے جائینگے

یہ حوالہ اس جواب کے بالکل مطابق ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے پروفیسر صاحب کو دیا تھا۔ اور چونکہ اس میں انسانی قالب میں دوبارہ موقع ملنے کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اسلئے آریہ گزٹ کا اس حوالہ سے "انسانی قالب" کا ثبوت طلب کرنا بالکل ناجائز اور ناروا ہے۔ آریہ گزٹ کو چاہیئے۔ کہ پروفیسر صاحب سے تمام گفتگو قلمبند کرا کے شائع کرے *

فرقہ اہلحدیث اور جہاد

چند ماہ گذرے قاضی چک ضلع گوجرانوالہ کے ایک شخص عبد الرؤف کے مکان سے ایک ٹرنک پکڑا گیا جسمیں کئی بم اور بندوقیں اور کئی کارتوس برآمد ہوئے۔ ملزم کے چچازاد بھائی اور سالے نے سرکاری گواہ بنکر عدالت میں بتایا کہ عبد الرؤف اہلحدیث ہے۔ اور سرحد پار مجاہدین کا ایک گروہ ہے۔ وہ بھی اہل حدیث ہیں۔ امیر صاحب کابل نے مولوی عبید اللہ کی معرفت مجاہدین میں بہت سے صندوق بموں کے بھیجے ہیں۔ تاکہ وہ ان بموں کے ذریعہ سے ہندوستان میں انگریزوں کو نقصان پہنچائیں اور یہ سامان جو پکڑا گیا ہے۔ مجاہدین کے آدمی لائے۔ اور انھوں نے ایک شخص مولوی فضل الٰہی وزیر آبادی کی معرفت ملزم کے مکان میں پہنچایا۔ ایک اور شخص مولوی ولی محمد ساکن فتوحی والا ضلع فیروزپور نے بیان دیا کہ ہم اہلحدیث ہیں اور مجاہدین سرحد بھی اہلحدیث ہیں۔ میں یہاں سے بھاگ کر گیا تھا۔ ان میں چار سال رہا ہوں۔ پھر وعدہ معافی پر وطن آیا ہوں۔

اس مقدمہ میں مولوی ثناء اللہ نے بطور گواہ صفائی جو بیان دیا۔ اس کا خلاصہ انہیں کے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

"فرقہ اہلحدیث ایک مذہبی فرقہ ہے۔ پولیٹیکل یا جنگی نہیں"

اور جہاد کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی کا رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد پیش کیا۔ اسی طرح مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جہاد کے متعلق سید احمد صاحب بریلوی کا اس قسم کا فتویٰ پیش کیا جسمیں انھوں نے بالفاظ اہل حدیث "انگریزوں سے جہاد کرنے کو منع فرمایا ہوا ہے"

اس مقدمہ کے حالات اور واقعات سے جہاد کے متعلق اہل حدیثوں کا جو طرز عمل ظاہر ہوتا ہے۔ اسپر پردہ ڈالنے کے لئے مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم صاحب نے بجائے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے پرانے اور بوسیدہ فتووں کی آڑ لی ہے۔ اور فرقہ اہلحدیث کے پولیٹیکل ہونے کی نفی کرتے ہوئے اسے مذہبی فرقہ بتایا ہے۔ لیکن اصل حقیقت نہ ان فتووں سے چھپ سکتی ہے۔ اور نہ پولیٹیکل ہونے کا انکار کرنے سے۔ کیونکہ ان فتووں کی موجودگی میں فرقہ اہلحدیث کے مجاہدین کے گروہ کا کھڑا ہونا بتا رہا ہے۔ کہ ان کے نزدیک ایسے فتووں کی کیا وقعت ہے۔ اور وہ اپنے فرقہ کو "مذہبی فرقہ" ہی قرار دیتے ہوئے جنگ و جدال کو جائز قرار دیتے ہیں۔ بلکہ اس کو مذہب کا جزو سمجھتے ہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم صاحب کا اس سے اتفاق نہیں تو کیا وہ اعلان کرینگے۔ کہ جس مہدی کے آنے کے وہ منتظر ہیں۔ وہ غیر مذاہب کے لوگوں سے تلوار کے ساتھ جہاد نہیں کریگا۔ اور انہیں موت کے گھاٹ نہیں اتاریگا *

قرآن کریم کو محبوب بناؤ

اخبار مدینہ بجنور لکھتا ہے کہ امریکہ کے نئے منتخب شدہ صدر مسٹر ہارڈنگ کی جو عنقریب مسٹر ولسن کی بجائے امریکہ کے پریزیڈنٹ ہونیوالے ہیں۔ محبوب ترین چیزوں میں سے جو ان کے دفتر میں خاص طور پر نمایاں ہوتی ہیں۔ ایک انجیل مقدس ہے۔ قطع نظر اس سے کہ انجیل کی تعلیم کیسی ہے اور اسکو عیسائی دنیا کا بیشتر حصہ کس نظر سے دیکھتا ہے قابل توجہ یہ امر ہے کہ کیا وہ لوگ جو آج کل مسلمانوں کے راہ نما اور لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ انمیں سے بھی کوئی ایسا ہے جو اپنی مذہبی کتاب مقدس "قرآن کریم" کو اپنی "محبوب ترین" چیز نہیں سمجھتا۔ حالانکہ قرآن کریم اپنے اندر اسقدر خوبیاں رکھتا ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔

مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ کامیاب ہوں۔ اور موجودہ مصائب اور مشکلات سے رستگاری حاصل کریں تو انہیں چاہیئے کہ قرآن کریم کی تعلیم سے واقف ہوں اور اسکے مطابق اپنے قول اور فعل بنائیں ورنہ اس کو چھوڑ کر کامیاب ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے *

اوتار کی ضرورت

اخبار "وکیل" ۹ مارچ میں فیض آباد کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"آج کل ان اطراف میں جو شورش کسانوں نے مچا رکھی ہے۔ اسمیں ہندوؤں کو مذہبی خیالات کے ذریعہ بہت کچھ سمجھایا جا رہا ہے۔ بابا رام چندر جو کسانوں کے زبردست لیڈر ہیں۔ اور اسوقت جیل میں ہیں۔ ابتداً کسان سبھا کی تحریک کے موقع پر اس امر کی تبلیغ کرتے تھے کہ مہاتما گاندھی اوتار ہیں۔ یہ اوتار ہم کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے ہوا ہے"

اگرچہ "مہاتما گاندھی" کو یہ ایسا درجہ دیا گیا ہے۔ جس کا انہیں ہرگز دعویٰ نہیں یا کم از کم یہ دعویٰ اسوقت تک انہوں نے علی الاعلان پیش نہیں کیا۔ لیکن اس سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ ہندو صاحبان بھی اس زمانہ میں کسی ایسے مصلح اور راہ نما کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ جو "اوتار" ہو جسے خدا لوگوں کو کامیابی کا رستہ دکھانے کے لئے کھڑا کرے۔ اور ایسے راہ نما کی ضرورت وہ اس شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں کہ خواہ مخواہ "مہاتما گاندھی" کو اس درجہ پر بٹھانا چاہتے ہیں۔

کیا ایسی حالت میں یہ امر نہایت ہی افسوسناک نہیں ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب نے خدا کا فرستادہ ہونے کا جو دعویٰ کیا ہے۔ اسپر تو غور نہ کیا جائے۔ اور جس شخص کو اس قسم کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ اسے اس منصب پر کھڑا کیا جائے۔ حضرت مرزا صاحب کسی ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام کیلئے مصلح ہو کر آئے ہیں یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کے لحاظ سے آپ کا نام مہدی عیسائیوں کی اصلاح کے لحاظ سے مسیح اور ہندوؤں کی اصلاح کے لحاظ سے کرشن رکھا۔

کاش! لوگ آپ کے دعاوی پر غور کریں آپ کے نشانات سے فائدہ اٹھائیں اور آپ کو قبول کر کے کامیاب و بامراد ہوں *

خطبہ جمعہ

فتنوں کے دن اور دعاؤں کی ضرورت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۴ مارچ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے ایک ضروری کام کے لئے لاہور جانا ہے۔ جہاں ایک مقدمہ میں شہادت طلب کی گئی ہے اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو کل ہی اس سے فراغت ہو جائیگی۔ ادھر نواب صاحب کے مالیر کوٹلہ سے خط آ رہے ہیں۔ کہ یہاں کے لوگوں کو تبلیغ کر دی جائے۔ اس لئے لاہور سے ہو کر وہاں دو تین روز کیلئے ٹھہراؤنگا۔ میرے بعد قادیان کی جماعت کے امیر مولوی شیر علی صاحب ہیں۔ وہ سب کام جو مقامی طور پر لوگ مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں۔ ان سے پوچھیں۔ اور باہر کے کام مجھ سے دریافت کئے جائیں۔

اس کے بعد میں مختصر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بعض ایام دعاؤں کی قبولیت کے ہوتے ہیں۔ اور بعض دعاؤں کی ضرورت کے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایام دعاؤں کی ضرورت کے ہیں۔ مجھے اس بارے میں کئی رویا ہوئی ہیں۔ اور یہاں کے دوستوں کو بھی۔ اور باہر کے دوستوں کو بھی ہوئی ہیں۔ گو مجھے ان فتن کا انجام اچھا نظر آیا ہے۔ مگر بعض دوستوں کی خوابیں صرف منذر ہیں۔ اور مبشر رویا کو منذر پر فضیلت ہوتی ہے۔ اللہ کی ذات غنی ہے بہت دفعہ ترقی آنے والی ہوتی ہے۔ مگر لوگوں کی غفلت سے وہ ترقی تنزل سے بدل جاتی ہے۔ اور کامیابی ناکامی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

اس لئے میں دوستوں کو تاکید کرتا ہوں۔ اور گو یہ مختصر بات ہے مگر اس کو مختصر نہ خیال کرو۔ اور خصوصیت سے اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں کے لئے جھک جاؤ۔ کتنے ہی فتنوں کا ذکر تاریخ کے صفحات میں موجود ہے۔ مگر تاریخ بتاتی ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے ایک اشارے سے وہ فتنے مٹ گئے۔

پس مصائب کی آمد سے مومن کو گھبرانا اور کرب میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مومن مطمئن ہوتا ہے اور وہ ان ایام فتن میں خدا کے حضور رونا اور زاری کرتا اور انابت الی اللہ سے کام لیتا ہے۔ جب کہ کافر ان ایام کو ہنسی میں گذار دیتے ہیں۔ مومن کے لئے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے یوم ولادت سے اس کی گھٹی میں الحمد کا دور ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کا انجام بھی۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین پر ہوتا ہے۔ پس مومن کو ان ایام بلا اور ابتلاء فتن میں خصوصیت سے خدا کے حضور دعا کرنی چاہیئے۔

میں خاص نصیحت کرتا ہوں۔ ان لوگوں کو بھی جو یہاں ہیں۔ اور ان کو بھی جو باہر ہیں۔ کہ وہ ان فتنوں کے دور ہونے کیلئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان فتنوں کو ٹلا دے اور اگر یہ فتنے اس کے علم میں ایسے ہوں۔ جو ٹل نہ سکتے ہوں۔ تو یہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کا انجام ہمارے لئے بہتر کرے۔ اور ان کے ضرروں سے بچائے آمین

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر لاہور

قادیان سے سوار ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عصر نہر پر پڑھی۔ اس وقت صرف ایک گھنٹہ گاڑی پر پہنچنے میں رہ گیا تھا۔ لیکن یکے پوری تیز رفتار سے چلے اور وقت پر پہنچ گئے۔ گاڑی سٹیشن پر کھڑی تھی۔ احباب بٹالہ نے سوار کرانے میں بہت ہمت دکھلائی۔ امرت سر کے اسٹیشن پر احباب امرت سر نے ملاقات کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ۹ بجکر دس منٹ پر لاہور پہنچے۔ جماعت لاہور اور کالجوں کے احمدی طلباء اسٹیشن پر حاضر تھے۔ حضور بذریعہ موٹر احمدیہ مسجد میں پہنچے۔

حضور کے مسجد میں تشریف لانے پر حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ حضور کی جماعت اگرچہ مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہے۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ حضور کسی نہ کسی وجہ سے ہر سال لاہور میں تشریف لا کر اپنے احمدی خدام لاہور کو فخر عزت بخشتے ہیں۔ اگرچہ حضور کے قیام کا بندوبست اور جگہ کیا گیا ہے مگر مسجد میں حضور کو اس لئے ٹھہرایا گیا۔ تاکہ یہ بابرکت ہو۔

چونکہ مسجد احمدیہ جس جگہ واقع ہے۔ وہ پہلے چمڑے کا کارخانہ تھا۔ اور اس کے گرد و پیش بھی چمڑے کے کارخانے ہیں۔ اس لئے وہاں بدبو تھی جس کے باعث حضور کو نزلہ کی شکایت ہوگئی۔ اور حضور کے قیام کا انتظام احمدیہ ہوسٹل میں کیا گیا۔

حضرت ام المومنین اور حضرت امام کے اہلبیت نے آج رات حضرت میاں چراغ دین کے مکان پر آرام فرمایا۔ اور حضور بعد فراغت طعام بذریعہ موٹر احمدیہ ہوسٹل پہنچے۔ اور وہیں [illegible] ہوئے۔ موٹر کی رفتار ۱۸ میل فی گھنٹہ تھی حضور نے مستری محمد موسیٰ صاحب سے دریافت فرمایا کہ موٹر کی کیا رفتار ہے مستری صاحب نے عرض کیا ۱۸ میل فی گھنٹہ۔ فرمایا یہ تو قانوناً ناجائز ہے مستری صاحب نے کہا۔ لوگ تو زیادہ بھی چلا لیتے ہیں۔ فرمایا نہیں یہ جائز نہیں۔ رفتار کم چاہیئے چنانچہ رفتار ۱۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے کر دی گئی۔

۵ مارچ ۱۹۲۱ء صبح کی نماز کے بعد حضور پیدل احمدیہ ہوسٹل سے ایک میل کے فاصلہ پر مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں جماعت کرائی بعد نماز نان کوآپریشن کے ذکر پر فرمایا کہ یہ ہڑتالوں وغیرہ کا سلسلہ اس چیتے کے بچے کی مثال ہے جس نے سل پر سے کچھ چاٹنے کے لئے اپنا ہی خون چوس کر مزا لیا تھا۔ آج جو اصول کام میں لائے جاتے ہیں کہ جبر یا ایسی نرمی سے جس کا نتیجہ جبر ہو۔ ان کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایسے حالات پیدا ہو جائینگے جن سے اگر ہندوستان کو حکومت مل جائے۔ تو کوئی اس کا بندوبست نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ حقوق حاصل کرنا فرض ہے اور اس کیلئے جبر یا جبر نما نرمی جائز ہے۔

پھر فرمایا ہمیں خوشامدی کہتے ہیں۔ مگر ہمارے آدمیوں نے باوجود تکلیف اٹھانے کی ہڑتال نہ کی۔ اور بعض محکموں کی طرف سے ان احمدیوں کو ڈبل گریڈ کر دیا گیا۔

آج دس بجے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے چند کالج طلباء کے سامنے مذہب کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔

پیغام کے ایک مضمون کا جواب

پیام مجریہ ۲ فروری ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۵ پر "محمودیوں سے ایک سوال جواب طلب" کے عنوان سے مولوی محمد یامین صاحب دانوی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بطور ماحصل یوں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"مقدمہ مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب کی تصانیف اور تحریرات کو منسوخ قرار دینا یہ میاں صاحب کا افتراء سمجھا جاوے۔ یا کہ قادیان کے حضرت جبرئیل کے بڑھاپے اور نسیان یا تمسخر کا نتیجہ۔"

اس کے بعد مولوی صاحب نے میری سالانہ جلسہ والی تقریر کے ایک فقرہ کی بنا پر (جو مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلافات کے متعلق اس رنگ میں تھی۔ کہ یہ اختلاف اتفاقیہ نہیں۔ بلکہ اس کا علم حضرت مسیح موعود کے کشوف اور الہامات کے ذریعے قبل از وقت دیا گیا) قادیان والوں کو یزیدی چھاپے اور لاہوری پارٹی یعنی غیر مبایعین کو الہام "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں" کا مصداق قرار دیا ہے۔

سال نو کے شروع میں بجائے اس کے کہ مولوی صاحب اپنے سوال کے لئے کوئی جدت دکھاتے۔ اور ان سوالات کا جو بار بار اور بتکرار دہرائے جا چکے ہیں۔ اور جن کے جوابات بھی بار بار اور بتکرار دیئے جا چکے ہیں اعادہ نہ کرتے انہوں نے پھر وہی سوال پیش کر دیا۔ جس کا ہماری طرف سے بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔

مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت صاحب کی تصانیف اور تحریرات کو منسوخ قرار دینا یہ میاں صاحب کا افترا سمجھا جاوے۔ یا کہ قادیان کے حضرت جبرئیل کے بڑھاپے اور نسیان یا تمسخر کا نتیجہ۔ اس کے متعلق پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ مولوی صاحب تقویٰ اور خدا ترسی کے ساتھ اپنے ان الفاظ پر غور کریں۔ اور بتائیں۔ کیا اس قسم کے الفاظ اس شخص کے قلم سے نکل سکتے ہیں۔ جس کے دل میں یہ اعتقاد ہو کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ اور قادیان کی مقدس بستی بقول مسیح موعود تختگاہ رسول ہے۔ اور کہ حضرت جبرئیل خدا کے ملائکہ میں سے مقرب اور مقدس ناموس اکبر ہے۔

اس کے بعد جواب عرض کرتا ہوں۔ حضرت صاحب کی تصانیف اور تحریرات کو منسوخ قرار دینے میں نہ ہی حضرت میاں صاحب نے افترا کیا ہے۔ اور نہ ہی حضرت ناموس اکبر یعنی حضرت جبرئیل بوڑھے ہو گئے۔ اور نہ ہی ان کو نسیان ہوا ہے۔ اور نہ ہی یہ تمسخر کا نتیجہ ہے۔ بلکہ اصل بات وہ ہے جس کو ہماری طرف سے بارہا پیش کیا گیا ہے۔ اور جس کا تجاہل عارفانہ کی بنا پر انکار کیا گیا۔ یا عدم استطاعت تفقہ کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ اس کو منقولات کی مد میں داخل کرنے سے بھی انکار کر دیا گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی کے ۱۴۸ سے صفحہ ۱۵۰ تک جو کچھ تحریر فرمایا وہ باہمی نزاع کیلئے کافی فیصلہ کن مضمون ہے۔ اس تحریر سے مندرجہ ذیل امور بطور تناقض ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) تریاق القلوب میں حضرت مسیح موعود نے حضرت مسیح پر اپنی فضیلت کو جزئی فضیلت قرار دیا۔ لیکن بعد میں تمام شان کے لفظ سے کلی فضیلت فرمایا۔

(۲) جزئی فضیلت کے اظہار اور کلی فضیلت سے انکار کی وجہ آپ نے اپنے غیر نبی ہونے کو قرار دیا۔ اور تمام شان یعنی کلی فضیلت کی وجہ اپنے نبی ہونے کو۔

(۳) خدا کی بارش کی طرح وحی کے نازل ہونے سے پہلے آپ اپنے متعلق لفظ نبی کو جو آپ کی وحی میں پایا جاتا۔ تاویل سمجھ کر غیر نبی یعنی محدث کے معنوں میں لیتے لیکن خدا کی بارش کی طرح وحی کے بعد صریح طور پر نبی کے خطاب سے نبی کے لفظ کی تاویل کو چھوڑ دیا۔ اور اپنے پہلے عقیدہ کو جو غیر نبی ہونے کے معنوں میں تھا ترک کر کے نبی ہونے کے اعتقاد پر اپنے تئیں قائم کر لیا۔

(۴) خدا کی بارش کی طرح وحی کے ذریعہ جب تک آپ کو علم نہ ہوا۔ آپ وہی کہتے رہے۔ جو اوائل میں آپ نے اپنے متعلق کہا۔ یعنی تریاق القلوب وغیرہ کتب سابقہ میں۔ اور جب خدا کی بارش کی طرح وحی کے ذریعہ آپ کو علم ہو گیا۔ کہ آپ کا پہلا عقیدہ جو غیر نبی ہونے کے متعلق تھا وہ منشاء وحی کے خلاف ہے۔ تو اپنے منشاء وحی کے خلاف عقیدہ کے خلاف کہا جیسا کہ ایک غلطی کے ازالہ سے لے کر بعد کی تصانیف اور تحریرات سے ظاہر ہے۔

پس یہ تناقضات حضرت مسیح موعود کی رہی عبارتوں اور تحریروں میں نہیں۔ اور نہ ہی یہ ناسخ و منسوخ خدا تعالےٰ کی وحی کے سلسلہ میں ہے۔ بلکہ یہ ناسخ و منسوخ کی صورت خدا تعالےٰ کی وحی اور حضرت مسیح موعود کے پہلے عقیدہ والی ان تحریروں کے متعلق ہے۔ جو بارش کی طرح وحی کے ذریعہ انکشاف سے پہلے کی ہیں۔ جن کا مخالف منشاء وحی مفہوم اور عقیدہ یا تو حضرت صاحب کے اپنے اجتہاد کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یا حیات مسیح کے عقیدہ کی طرح رسمی اعتقاد کی بنا پر یا رسمی اعتقاد کو معیار صحت قرار دینے سے اپنی وحی کو اس غلط معیار پر پرکھنے سے جس کی تغلیط بھی خود وحی کی کثرت اور بارش کی طرح وحی کے انکشاف سے بخوبی واضح ہو گئی۔ اور اگر اس طرح کا ناسخ و منسوخ بھی افترا ہے تو پھر یہ حضرت میاں صاحب کا افتراء نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ آپ کا یہ فتویٰ حضرت مسیح موعود پر عائد ہو گا۔ ورنہ آپ ثابت کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کی بارش کی طرح وحی سے پہلا عقیدہ اور بعد کا عقیدہ ایک دوسرے کا مخالف نہیں۔ اور نہ ہی بوجہ تعارض اور تخالف نسخ پر دلالت کرتا ہے۔

بطور نمونہ چند ایسے قرائن کا ذکر کرتا ہوں۔ جن سے معنے نسخ کی تائید ہوتی ہے۔

(۱) ازالہ اوہام وغیرہ تصانیف میں نبی کے لفظ کو محدث کے معنوں میں لیتے رہے۔ لیکن بعد میں رسالہ ایک غلطی کے ازالہ میں نبی کو محدث کے معنوں میں لینے سے انکار کیا اور نبوت کے مفہوم کا مغائر قرار دیا۔

(۲) ۱۸۹۹ء والے خط میں جو الحکم میں چھپا تاکید کی۔ کہ میری نسبت لفظ نبی کا بول چال میں نہ استعمال کیا جائے لیکن بعد میں ایک شخص کے نبی ہونے سے انکار کرنے کو آپ نے غلطی قرار دے کر ایک غلطی کا ازالہ نام رسالہ لکھا جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ میرے نبی ہونے سے انکار کرنا غلطی ہے۔

(۳) حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر جہاں حضور نے یہ فرمایا ہے۔ کہ تیرہ سو سال میں تمام امت میں سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی مخصوص ہوں وہاں اگر بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ رکھا جائے۔ تو اس کے یہ معنے

ہونگے کہ تیرہ سو سال میں تمام اُمت میں آپکے سوا اور کوئی محدث نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ جسے بداہت باطل ہیں

مولوی صاحب نے ایک اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ جناب میاں صاحب فرماتے ہیں۔ قرآن کریم جبریل نے نازل کیا ہے۔ اور حضرت کی کتب بھی جبرئیلی تائید سے لکھی گئی ہیں۔ اور اسپر یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ آنحضرت کی پہلی بعثت کی وحی محفوظ اور غیر منسوخ اور بعثت ثانیہ میں جو لکھا گیا۔ وہ اکثر تو منسوخ اور ناقابل حجت اور باقیماندہ کی تاویل خانہ قادیان میں روزانہ از سر نو مرمت ہو رہی ہے (ملخصاً)

اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ قول کہ قرآن کریم جبریل نے نازل کیا ہے۔ اور یہ قول کہ حضرت کی کتب بھی جبرئیلی تائید سے لکھی گئی ہیں۔ دونوں میں بہت فرق ہے۔ اور کم از کم ان میں اتنا فرق ہے۔ جتنا کہ آنحضرت کی وحی اور آنحضرت کی حدیث جو غیر وحی ہے ان میں۔ اور گو ہم آنحضرت کی حدیث کو بھی جبرئیلی تائید سے مؤید یقین کرتے ہیں۔ لیکن اسمیں بشریت اور بشریت کے لوازمات سہو و نسیان یا اجتہادی غلطی کا پایا جانا ثابت ہے۔ علاوہ اسکے آنحضرت کے ایسے عقائد تھے جو نزول وحی قرآن سے قبل تھے۔ اور جنمیں بوجہ مخالف منشاء وحی تبدیلی کی گئی۔ اور ایسا ہی حضرت مسیح وغیرہ نبیوں کے عقائد سابقہ جو وحی کے ذریعہ تبدیل کئے گئے۔ بس اس طرح کا نسخ ہر جگہ موجود ہے۔

(باقی) خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

سکرٹری تبلیغ

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت اقدس کے ارشاد پر مختلف جماعتوں میں سکرٹری تبلیغ مقرر کئے جانے کی تحریک کی گئی تھی۔ اور کچھ جماعتوں نے اپنے سکرٹری تبلیغ مقرر کر لئے تھے مگر ابھی بہت سی باقی ہیں۔ جنمیں سے چند بڑی بڑی انجمنوں کے نام درج ذیل کرتا ہوں۔ یہ جماعتیں اور باقی تمام بھی باہمی مشورہ کے بعد جس صاحب کو اپنا سکرٹری تبلیغ بنانا پسند کریں۔ ان کے نام و پتہ وغیرہ سے بہت جلدی مطلع فرمادیں۔ گوجرات۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ جہلم۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

نامہ لنڈن ۷

ڈو نو مسلم

(نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

درخواست دُعا اس سے پہلے خط میں ۱۶ر جنوری تک کے حالات ہدیہ احباب ہو چکے ہیں۔ ۱۶ر جنوری لغایت ۳ر فروری کے مجمل حالات بیان کرنے سے پہلے احباب سے درخواست دُعا کرتا ہوں۔ کیونکہ اوّل تو بار بار مجھے اس قسم کے رؤیا ہوئے ہیں کہ حقیقی کامیابی دُعا ہی سے ہو گی۔ دوسرے دُعا کے بعد جو کامیابی ہوتی ہے اسمیں کسی قسم کا نقص نہیں ہوتا۔ اور انسانی کوششوں سے جو کامیابی ہوتی ہے۔ اس کے اندر نقائص مضمر ہوتے ہیں۔

ایک رؤیاء میں نے دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اور مشکلات سے گھرا ہوا ہوں جو میرے اردگرد بتوں کی صورت میں ہیں۔ جو ایک قسم کے مصنوعی پتھروں کے بنائے گئے ہیں۔ وہ اس کثرت سے ہیں۔ کہ میں دیکھ کر گھبرا گیا ہوں۔ اور میں بآواز بلند کہتا ہوں کہ ان مشکلات سے کس طرح نجات ہو۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کی گود کے ان مشکلات سے اور کہیں پناہ نہیں ؂

اسی رات صبح کے وقت میں نے شیطان کو ایک مضبوط عورت کی شکل میں دیکھا کہ ایک اونچی جگہ پر کھڑی ہے اور اس کے سامنے بہت سے اسکے کارندے اور گماشتے کھڑے ہیں۔ اور وہ ان سے سخت خفا ہے۔ اور زور زور سے ان کو کہہ رہی ہے۔ کہ میں احمدیوں کا کیا شور سُنتی ہوں ہر طرف سے مجھے یہی آواز آرہی ہے۔ کہ احمدی لوگ ہمارے خلاف کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیا تم لوگ ان کا کوئی انتظام نہیں کر سکتے۔ اسپر شیاطین نے احمدیوں کے خلاف اپنے عجز کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا اقرار کیا کہ چونکہ احمدی لوگ ہر ایک کام دُعا سے کرتے ہیں۔ اسلئے ہم لوگ انکی کوششوں میں خلل انداز نہیں ہو سکتے ؂

میں کیا اور میری خواہش کیا۔ صرف اس لئے عرض کیا گیا ہے۔ کہ جماعت کے بزرگوں کو دُعا کی تحریک ہو۔ ہم لوگ جو یہاں ہیں۔ فکر کوشش اور دعاؤں میں وقت گذارتے ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم پر بھروسہ ہے لیکن تاہم طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ ان ممالک میں اسلام کا پھیلنا صرف دعاؤں پر منحصر ہے۔ خاص مشکلات کے زمانہ میں خاص دُعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے جو احباب ہماری محنت و مشقت میں ہمارے دُکھ و درد میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ دُعاؤں کے ذریعہ سے شامل ہو سکتے ہیں۔ مال کا دینا دعا کرنے کی نسبت آسان ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کام میں ہماری مدد دُعا کے ذریعہ سے کرینگے۔ انکو اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بھی زیادہ اجر دیگا جنہوں نے مال سے مدد کی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کے ساتھ ہو۔

احمدی مبلغین کے لیکچر ۱۶ر جنوری سے لیکر ۳ر فروری تک احمدی جماعت کے مبلغوں نے ۱۳ لیکچر مختلف جگہوں میں دئے۔ ان لیکچروں میں تین لیکچر لنڈن سے باہر تھے۔ مختلف سوسائٹیوں کی دعوت پر کئے گئے اور باقی لیکچر اپنے انتظام کے ماتحت۔ انمیں کے تین لیکچر میں نے دئے۔ تین مولوی عبدالرحیم صاحب نے اور باقی سات مولوی مبارک علی صاحب نے۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔

اسکے علاوہ لوگوں سے خط و کتابت اور ملاقاتیں کی گئیں بطور نمونہ ایک خط و ایک ملاقات کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو لنڈن مشن کو فضول قرار دیتے ہیں۔ ایک انگریز نوجوان کے خط کا ترجمہ دیتا ہوں۔ انکی عمر اب ۳۰ سال ہے۔ اور مجھ سے گہرا تعلق محبت رکھتا ہے۔ اور اسلام کی محبت میں گداز ہے۔ ممکن ہو کہ میرے ساتھ قادیان تشریف لائے۔ یہ خط اُس نے فرانس سے لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

ایک انگریز نو مسلم کا خط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پیارے بھائی! السلام علیکم

آپ سے رخصت ہو کر میں اب فرانس کے جنوب میں پہنچ گیا ہوں۔ مجھے لنڈن چھوڑ کر بہت فرحت حاصل ہوئی ہے کیونکہ یہاں ہوا صاف و ستھری ہے۔ اور لنڈن کے

اور دھوال سے پاک - ایک مہینہ کے اندر اندر میں واپس لنڈن آجاؤں گا - اسلئے میرا فرانس ٹھہرنا صرف چند دن کے لئے ہوگا ۔

میں فرانس میں ہوں یا انگلستان میں یا دُنیا کے کسی حصہ میں - مَیں اپنے مسلمان بھائیوں کو جو مجھے لنڈن میں ملے کبھی نہیں بھولوں گا - اور خاصکر آپ کو - آپ جانتے ہیں - مجھے آپ سے ہمیشہ سے محبت تھی - لیکن رشتہ اسلامی نے اس محبت کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے - میری دُعا ہے کہ ہم تمام عمر اکٹھے ملکر گذاریں - کیونکہ ہم دو حقیقی بھائیوں کی طرح ہیں - اور جو وقت ہم اکٹھے گذارتے ہیں - وہ وقت خوشی سے گذرتا ہے - جیساکہ آپ کو معلوم ہے - اب مَیں نے ارادہ کر لیا ہے - کہ میری آیندہ کی زندگی خدمت اسلام میں گذرے - میری زندگی کا صرف ایک ہی مدعا ہے - کہ اسلام کی شان و شوکت کو دیکھوں - ایک ہی عزم ہے - کہ اسلام کے لئے قربان ہو جاؤں ایک ہی ایمان ہے - کہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو - دُعا کرو کہ اللہ تعالےٰ میرے ارادوں کو پورا کرے - آپ کو فرصت ہو تو مجھے خط ضرور لکھیں "

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو یہ کہتے ہیں کہ انگریزوں میں حقیقی اسلامی جوش پیدا نہیں ہو سکتا ۔

ایک ملاقاتی ۲۸ر فروری تیچھلے پہر ایک انگریز عورت ملنے کے لئے آئی - اس کے ساتھ اس کے چار بچے دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں - اس کا خاوند مرحوم لنڈن کا رہنے والا ایک پنجابی مسلمان تھا - جسے فوت ہوئے اب بارہ سال گذر چکے ہیں - یہ عورت اگرچہ اسلام سے اچھی طرح واقف نہیں - لیکن جہانتک اُسے علم ہے - اس نے بچوں کی تربیت اسلامی طریقہ کے مطابق کی ہے - میرے پاس بچوں کو اس لئے لائی تھی کہ ان کو اسلامی تعلیم پورے طور پر دی جائے - لنڈن میں اس قسم کے کئی خاندان ہیں - جب یہاں کوئی اسلامی انجمن نہیں تھا تو اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب خاوند مرگیا تو بیوی اور بچے عیسائیوں میں مل جاتے تھے - اور اس طرح سے سینکڑوں اسلامی بچے عیسائی ہو چکے ہیں - لیکن اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک اسلامی مرکز اور ایک اسلامی سوسائٹی موجود ہے - اور اگر والدہ اور بچے اسبات کے خواہشمند ہوں - تو ان کی ہر طرح سے حفاظت اور مدد کی جاسکتی ہے - ان بچوں کے لئے باقاعدہ سبق کا وقت مقرر کر دیا گیا ہے - اسطرح یتامیٰ کی حفاظت کا فرض ادا ہوا الحمد للہ ۔

دو مسلمان اِنہی ایام میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک انگریز دوست قریباً ۲ ماہ کی تحقیقات کے بعد مُسلمان ہوئے - اور ان کا نام فاروق رکھا گیا - اور ایک انگریز عورت مسلمان ہوئی - جو قریباً ۲ سال سے اسلام کے متعلق تحقیقات کر رہی تھی - اس کا نام محمودہ رکھا گیا - احباب ان دوستوں کی استقامت کیلئے دُعا فرماویں ۔

ایک ناصر دین ان دنوں میں جو احمدی دوست ہندوستان سے تشریف لائے ہیں - ان میں چودہری مولا بخش صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں - آپ یہاں کے مشن کے لئے ہر طرح سے مفید ثابت ہو رہے ہیں - اپنے مال وقت اور رسوخ سے ہر طرح سے ہماری مدد کر رہے ہیں - اور یہاں کے احمدیوں سے چندہ کی وصولی کا کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے - اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کا امتحان

احباب کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک منشاء یہ بھی تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ ہماری کتب سے اچھی طرح واقف ہوں - اور اس کیلئے حضور نے فرمایا تھا - کہ لوگ تیاری کر کے بعض کتب کا امتحان قادیان میں آکر دیا کریں - پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھی اس کا ذکر کئی دفعہ فرمایا ہے - اور جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء میں بعض کتب بھی نامزد کر دی تھیں - مگر یہ معاملہ معرضِ التواء میں رہا - اب ایک دوست کی تحریک پر اور حضرت صاحب کے استصواب سے یہ تحریک عام طور پر شایع کی جاتی ہے - کہ انشاء اللہ اس سال جلسہ سالانہ پر ایک دن یہ امتحان منعقد کیا جاویگا - اور اس کا کورس حسب ذیل ہوگا :-

(۱) ازالہ اوہام ہر دو حصص (۲) حقیقۃ النبوۃ (۳) سرمہ چشم آریہ -

جو احباب اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں - وہ اپنا نام اس محکمہ میں بھیجدیں - اور پھر تیاری میں لگ جاویں - نام بھیجنے کی میعاد اکتوبر کے آخر تک ہوگی - مگر جسقدر جلد جو دوست اپنا ارادہ ظاہر کر دیں - اچھا ہے - ازالہ اوہام اور حقیقۃ النبوۃ دونوں کا ملا کر ایک پرچہ ۳ گھنٹہ کا ہوگا - سرمہ چشم آریہ کا الگ ایک پرچہ ۲ گھنٹہ کا ہوگا - ان کتابوں کو غور سے مطالعہ کریں - خصوصاً ازالہ اوہام کی ان بعض باتوں کو جنکو حقیقۃ النبوت میں واضح کر کے بیان کیا گیا ہے - اچھی طرح سمجھ کر آویں - پاس ہونے کے لئے کم سے کم نصف نمبر حاصل کرنے ضروری ہونگے - جس قدر دوست اس امتحان میں شامل ہوں اچھا ہے - جھجکنا نہیں چاہیئے - نہ یہ خیال کرنا چاہیئے - اگر فیل ہوگئے - تو شرمندگی ہوگی - کم سے کم یہ نتیجہ تو حاصل ہو جائیگا - کہ نہایت غور اور تدبر سے ان کتب پر عبور ہو جائیگا اور یہی اصل مطلب ہے - مختلف جماعتوں کے امراء اور سکرٹری صاحبان اپنے ہاں اس تحریک کو شایع کر کے احباب کو اس امتحان میں شمولیت کی ترغیب دیں - اور عنداللہ ماجور ہوں -

خاکسار ناظر تعلیم و تربیت قادیان ۔

افریقہ میں احمدی مُبلّغ پہنچ گیا

احباب یہ سنکر خوش ہونگے - کہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر بخیر و عافیت ۲۱ر فروری ۱۹۲۱ء کو سیرالیون پہنچ گئے ہیں احباب دُعا فرماویں - کہ خدا تعالےٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے - اور تبلیغ احمدیت کی پوری پوری توفیق بخشے - آمین ۔

مینجر کی ضروری گذارشیں

(۱) اخبار الفضل کا چندہ سالانہ سات روپے ہے۔ اکثر احباب ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ پرانے خریداروں کے لئے چھ ہی روپے قیمت ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں نئے خریدار ہوں یا پرانے سب کے لئے سات ہی روپے ہیں۔ یکم نومبر ۱۹۲۰ء سے بوجہ گرانی کاغذ و مصالحہ ہم ایک روپیہ اضافہ پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہم نے صرف یہ لکھا تھا۔ کہ جن خریداروں کی پچھلی قیمت یکم نومبر تک ختم نہیں ہوئی۔ پچھلی قیمت ختم ہونے کے بعد ان سے سات روپے چارج ہونگے۔ (ب) بعض احباب سے ہم نے پچھلے سال رعایت کی تھی۔ وہ اب اس رعایت کو مستقل سمجھ بیٹھے ہیں۔ الفضل کا فنڈ اس قدر لمبی رعایت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ایک اور غلط فہمی بڑھ رہی ہے۔ وہ یہ کہ موجودہ وی پی سسٹم میں بہت سی مشکلات ہیں بعض اوقات مکتوب الیہ وی پی وصول کر لیتا ہے۔ مگر روپیہ ہم تک نہیں پہنچتا۔ ڈاک خانہ میں بھی لبت عرض معروض ہوتی ہے مگر کچھ نہیں بنتا۔ ہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ دو تین ماہ بلکہ پانچ چھ ماہ کے بعد قیمت وصول ہو جاتی ہے اب جو صاحب وی پی وصول کر چکے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے سچے ہیں۔ اس لئے ہمیں سخت الفاظ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے حساب میں گڑبڑ ہے۔ آپ اپنا کام محنت سے نہیں کرتے۔ اور ادھر ہم بھی سچے کہ ہمیں ابھی تک وہ مبلغات وصول نہیں ہوتے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جہاں تک ممکن ہو منی آرڈر بھیج دیا کریں۔ وی پی فارم جو ہم لکھتے ہیں وہ بدل جاتا ہے اور ڈاکخانہ سے کچھ کا کچھ نام غیر مکمل پتہ نہایت بے پروائی سے لکھ کر بھیجدیا جاتا ہے۔ روپیہ وصول ہو بھی جائے تو پتہ نہیں چلتا یہ کس کا ہے۔

۳۔ ہم نے اس دفعہ بجائے اخبار میں اطلاع دینے کے ان خریداران الفضل کو جن کی قیمت فروری میں ختم تھی۔ کارڈ اطلاعی لکھے۔ جن کی چھپوائی اور قیمت پر نو دس روپے خرچ ہوئے۔ مگر اس سے بجائے فائدے کے نقصان ہی ہوا۔ کیونکہ اکثر دوستوں نے ایک موقعہ سمجھ کر ہمیں یہ لکھا کہ ابھی وی پی نہ کرنا ہمارا اعتبار کریں۔ ہم اپریل میں قیمت دیدینگے۔ یا مارچ کی فلاں تاریخ کو۔ حالانکہ اس میں وہی مشکلات ہیں۔ جن سے بچنے کیلئے الفضل کا اصول ہے۔ کہ پیشگی قیمت وصول ہو۔ الفضل کی خریداری کی ایک ہی صورت ہے قیمت پیشگی۔ ورنہ تا وصولی قیمت بند امانت۔ یہاں اعتبار عدم اعتبار کا سوال نہیں۔ باوجود اس احتیاط کے بھی وی پی آنے جانے میں ایک ماہ کا خرچ ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اخبار بند کر لیتے ہیں۔ ان کے ذمہ ایک ایک روپیہ بقایا رہ جاتا ہے۔ جو وصول نہیں ہوتا۔ اور اس طرح پر پانچ چھ سو روپیہ الفضل کا نقصان ہو چکا ہے اس لئے ہمیں رائے دی جا رہی ہے۔ کہ وی پی اختتام قیمت سے ایک ماہ پہلے ہوا کرے۔ تاکہ قیمت وصول نہ ہونے پر ٹھیک قیمت ختم ہونے کی تاریخ پر اخبار بند ہو جائے۔

مینجر الفضل قادیان

رسالہ نماز انگریزی میں تیار

ولایت کے نو مسلموں کو نماز کا طریقہ اور اس کے معنے سکھانے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا تھا۔ اس کا انگریزی ترجمہ شایع کیا گیا ہے جو ہمارے مستقل خریداروں کے نام عنقریب ہی وی پی کیا جا سکیگا۔ ایسے صاحبان وصول فرما کر مشکور فرماویں۔

دوسرے احباب بھی اس کتاب کو ضرور منگوائیں انگریزی خواں اصحاب کو نماز کی فلاسفی اور حقیقت سمجھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ نماز کی مختلف حالتوں کے فوٹو بھی دیئے گئے ہیں۔ کاغذ اور چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔

ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ (ایڈیٹر الفضل)

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ماہر اکس رے انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد للعہ غیر مجلد للعہ محصول لہ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہو گی کتاب مصنف سے مل سکتی ہے

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے۔ (زنانہ مردانہ) ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ بفتان۔ کاسی بملک۔ موزے سلک گوٹہ لچکے۔ بہتری بنارسی پائیدار۔ مینی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمایئے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ بشرطیکہ ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جس میں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری نفاقیوں سے اس اشتہار کا کام انہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے جو ایک مسلمان کا کام ہے فقط

المشتہر عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

شراکت فی التجارت

میں اپنی دوکان کا کاروبار بڑھانا چاہتا ہوں۔ جو صاحب تجارت پر روپیہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے معاملہ کر لیں۔ روپیہ کل آپ کا اور کام میرا۔ منافع نصفا نصفی سال میں دو بار حساب ہوگا۔ جو شرط وہ پیش کرینگے۔ مطابق شریعت منظور ہو گی۔ امور دریافت طلب مجھ سے بذریعہ خط و کتابت طے کر لیں۔

(۲) دار الضعفاء کے پاس بیس مرلہ زمین کا اشتہار دے چکا ہوں۔ اس کا بھی جلد فیصلہ کر لیں۔

سید احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ تاجر قادیان پنجاب

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں۔ ادسمبر سے بفضلہ تعالےٰ جاری کر دی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی۔ کرکٹ یا فٹ بال کلب سے تعلق رکھتے ہوں اپنی آرڈر کو کام میں لا کر ہماری برانچ سے مال منگوائیں قیمت وہی ہو گی۔ جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی۔ مال عمدہ دیرپا ہو گا۔ خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جائیگی۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر ۹۵

Main Steet Poona Camp

نو ایجاد میدہ کی سویاں بنانے کی مشین

نمبر ۱ قیمت مشین پیتل قلعی شدہ مع چھلنی ۸۱ چھ روپے
نمبر ۲ " " لوہا ہینڈل پیتل " " چار روپے
نمبر ۳ " " لوہا " " ساڑھے تین روپے
نمبر ۴ " " پیتل قلعی شدہ " " ۲۵۰ ساڑھے بارہ روپے

معہ ایسے پرزے کے جہاں چاہیں لگائیں

ہمراہ آرڈر ربع حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ اور درجن یا زیادہ کے خریدار کو سوا چھ روپے فی صدی کمیشن دیا جاتا ہے

پتہ صرف یہ کافی ہے

ایم فضل کریم عبد الکریم قادیان پنجاب

مارچ کے تشحیذ

میں ختم نبوت پر مباحثہ مابین مولانا سید محمد اسحاق صاحب (مولوی فاضل) و حکیم محمد حسین صاحب درج ہے۔ یہ اس رسالہ میں ختم نبوت کے متعلق از روے قرآن و حدیث ایک مکمل بحث ہے۔ اس سے پہلے ماہ فروری کے تشحیذ میں وہ مباحثہ چھپ چکا درج ہے۔ جو وفات و ممات مسیح و صداقت مسیح موعود پر مابین مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی و مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ہوا۔ غرض ہر ایک رسالہ ایک نہ ایک ایسے مضمون کا حامل ہوتا ہے۔ جو مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ایک ہی وقت میں عیسائیوں۔ آریوں۔ غیر احمدیوں۔ اور شیعوں وغیرہم کی تردید کر سکیں اور اسلام و احمدیت کی خوبیاں بتا سکیں۔ تو رسالہ تشحیذ کے خریدار ہو جائیں۔ جس کی قیمت سالانہ صرف ہے۔

المشتہر

درخواستیں بنام مینیجر تشحیذ قادیان ضلع گورداسپور

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱۔ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے۔ کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذرا سی ٥ جگہ میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جائے۔ اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے۔ باوجود بے حد باریک لکھا ہونے کے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے۔ تو عہ

انگوٹھی نمبر ۲۔ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کے لئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ ایسی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت عمر فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے۔ تو عہ

پتہ۔ شیخ محمد اسماعیل احمدی۔ پانی پت۔

(بقیہ از صفحہ ۲ کالم ۳)

اگر ہے تو وقت مقررہ تک انتظار کرنا پڑیگا اور اتنی دفعہ تک انتظار کیا جائیگا جتنا حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔

بڑھنے کی استعداد کیسا ہم حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور کتب کو دیکھتے ہیں حضرت مرزا صاحب نے وہ سامان کئے ہیں کہ عیسائی ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔ کوئی مذہب ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اب لوگ آبائی ہٹدھرمی کی وجہ سے منکر ہیں مگر عقل کا مقابلہ دیر تک نہیں ہو سکیگا آخر انکو ماننا پڑیگا۔

آہستہ آہستہ ترقی ہونے کی وجہ

نیز یاد رہے کہ اگر سارے عیسائی یکلخت مسلمان ہو جائیں تو سارے مسلمانوں کو خراب کر دیں۔ کیونکہ ہم چند لاکھ مسلمان ان سب عیسائیوں کو دین سکھانے کے لئے کافی نہیں۔ قاعدہ قدرتی یہ ہے کہ آہستہ آہستہ قوت بڑھا کر کام کیا جاتا ہے۔ اگر گھر میں ایک ہی دفعہ ساری دوائیوں کو ڈال دیا جائے تو خراب ہو جائیگی۔ آہستہ آہستہ ڈالو گے تو بھی تیار ہو گی۔ اسی طرح آہستہ آہستہ معلم تیار کر کے ساری دنیا کو دین سکھایا جائیگا۔ کہتے ہیں کہ جس نے شطرنج ایجاد کیا اس نے بادشاہ کے پیش کیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر انعام کے لئے کہا۔ اس نے کہا کہ انعام یہ ہے کہ شطرنج کے سارے خانوں میں کوڑیاں رکھ دی جائیں اس طرح کہ پہلے میں ایک دوسرے میں دو اور تیسری میں چار اور ہر دوسرے خانہ میں ہر پہلے سے دگنی رکھ دیں۔ بادشاہ نے اسکو پاگل کہا کہ کیا مانگتا ہے اگر یہ آدھی سلطنت بھی مانگتا تو میں دیدیتا۔ مگر وہ مصر ہوا۔ آخر بادشاہ نے کہا کہ دیدو۔ خزانچی نے آکر کہا کہ حضور خزانہ خالی ہو گیا ہے اور ابھی شطرنج کے خانے ختم نہیں ہوئے۔ شطرنج کے ساٹھ خانے ہوتے ہیں حساب کیا جائے۔ تو کئی لاکھ ارب روپیہ بنتا ہے تو جب آہستہ آہستہ ترقی حاصل کی جائے تو پائیدار اور بڑی ہوتی ہے اسی طرح یہاں ہو گا۔

لیکچر شام کے سات بجے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا پندرہ روزہ جلسہ ہونا تھا چونکہ اتفاق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح تشریف رکھتے تھے۔ اسلئے طلباء نے خواہش کی کہ حضور انکی مجلس میں تقریر فرمائیں حضور نے انکی خواہش کو منظور فرما کر تقریر کی۔

اس میٹنگ کے صدر چودھری ظفر اللہ خان صاحب تھے جنہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ یہ کوئی پبلک جلسہ نہیں۔ بلکہ جیسا کہ کالج کے احمدی طلباء کی انجمن کے پندرہ روزہ جلسہ ہوا کرتے ہیں۔ یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کا عنوان تھا "حقیقی مقصد اور اس کے حصول کے طریق" جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ حضور نے سُورۃ المومنون کا پہلا حصہ تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا۔

حقیقی مقصد اسلام نے فلاح بتایا ہے اور دیگر مذاہب نجات یا مکتی کو نصب العین ٹھہراتے ہیں۔ فلاح و نجات میں فرق ہے۔ فلاح کہتے ہیں کامیاب ہونے کو اور نجات کہتے ہیں صرف بُرے نتیجہ سے بچنے کو۔ اسلام نے بھی نجات کو لیا ہے اور دوسروں نے بھی۔ لیکن ان کا فلاح نصب العین نہیں۔ یہ اعلیٰ نصب العین ہمیں سُورۃ فاتحہ میں سکھایا گیا ہے۔ پھر سُورہ بقرہ کے پہلے رکوع میں ہے۔

اسکے بعد حضور نے انسان کے مختلف تقاضوں کا ذکر کیا جو سات ہیں۔ اور ان ساتوں کے متعلق بتایا کہ یہ انسان کی طبعی خواہشیں نصب العین نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ انسان کا نصب العین وہ چیز ہو سکتی ہے جو سب سے اعلیٰ اور دائمی ہو۔ اور وہ خدا ہے جس کو یہ ملجائے وہ سب کچھ پالیتا ہے۔

پھر حضور نے بتایا کہ یہ مدعا کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اوّل دُعا کو پیش کیا اور دوسرا طریق یہ بتایا کہ صفات الٰہی کو اپنے اندر پیدا کیا جائے۔

اسکے بعد فرمایا کہ جس کو یہ حاصل ہوتا ہے کوئی اُسکو شکست نہیں دے سکتا۔

لیکچر کے بعد پروفیسر عبد القادر صاحب ایم اے اور پروفیسر مظفر الدین ایم ایس سی نے ملاقات کی۔ موخر الذکر نے بیر جولزم کے متعلق کچھ اعتراض کئے اور حضور نے جواب دئے۔

۷ مارچ ۱۹۲۱ء

کیا رسُول کریم کو سابقہ شرائع پر چلنے کا حکم دیا گیا

صبح کی نماز کے بعد ایک صاحب نے سوال کیا کہ فبھدٰھم اقتدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم کو سابق شریعت کی پیروی کا حکم تھا۔ فرمایا نہیں۔ اس کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حُجت و بُرہان مراد ہے۔ کہ جس طرح پہلے نبیوں کی حجت و براہین سے مدد کی گئی تمہاری بھی ہو گی۔ شریعت کے متعلق نہیں۔ بلکہ حقائق کے متعلق ہے۔ دوسرے یہاں رسُول کریم مخاطب نہیں صحابہ ہیں۔ یا ہر ایک پڑھنے والا کہ اس ہدایت کی پیروی کرے۔

چندہ نہ دینے والے

پُوچھا گیا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص تین مہینہ تک چندہ نہ دے۔ وہ احمدی نہیں۔ مگر حضور فرماتے ہیں کہ دس سال تک مانگتے رہو۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ کافر ہو گیا۔ کیونکہ کفر عقائد کو چھوڑنے سے عائد ہوتا ہے یا اگر وہ اُن کا منکر ہو تو بھی۔ باقی کوئی ایسا چندہ نہیں کہ اس کے نہ دینے سے انسان کافر ہو جائے۔ ہاں اگر یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود کی بات ماننا ضروری نہیں تو کافر ہو گا۔

ظالم سے مطالبات لینے کا طریق

سوال ہوا کہ ظالم سے اپنے مطالبات کیونکر منوائے جائیں۔ فرمایا کہ ظالم سے مانگے۔ اگر نہ دے تو خدا سے دُعا کرے۔ وہ لیکر دیگا۔

لاہور سے روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح دو بجکر دس منٹ پر بعزم مالیرکوٹلہ ڈاک میں سوار ہو گئے۔ احباب لاہور سٹیشن پر الوداع کے لئے حاضر تھے۔

مفتی صاحب کی طرف سے نہایت ضروری ہدایت

ہندوستان سے یا دوسرے ممالک سے جو خطوط امریکہ آتے ہیں انکو راستہ میں پانچ ہفتے لگ جاتے ہیں اور پیکٹوں کو اس سے بھی زیادہ اور پارسل تو بعض دفعہ دو ماہ کے بعد اور تین ماہ کے بعد ملتے ہیں اور یہ خطوط اور پیکٹ اور پارسل راستہ میں اتنی دفعہ چھانٹے جاتے اور پڑتال کئے جاتے اور کئی تھیلیوں میں یکے بعد دیگرے بدلے جاتے ہیں کہ یہاں پہنچنے تک عموماً ان کے ٹکٹ اُتر جاتے۔ ور پتے پھٹ جاتے اور اوپر کے کاغذ گر جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے پارسل راستہ میں ہی رہ جاتے ہیں اور مکتوب الیہ تک نہیں پہنچتے۔ بعض دوستوں کے بھیجے ہوئے کئی قیمتی پارسل مجھے نہیں پہنچے۔ اسواسطے تاکیداً لکھا جاتا ہے کہ جو صاحب کوئی شے بھیجیں۔ اسکے متعلق مفصلہ ذیل امور کو ضرور نگاہ رکھیں (۱) خط کا لفافہ مضبوط کاغذ کا ہونا چاہیئے (۲) پیکٹ کا کاغذ مضبوط ہو اور اُس پر پتہ خوشخط مفصل انگریزی میں ہو (۳) ایک کاغذ پر میرا پتہ لکھ کر پیکٹ کے اندر بھی رکھ دیں تاکہ اگر اوپر کا کاغذ پھٹ جائے تو اندر کے مطابق پیکٹ پہنچ جائے (۴) علاوہ اس پتہ کے جو پارسل پر ہو۔ پارسل کے ساتھ ایک موٹا گتہ باندھکر اُس پر بھی میرا پتہ لکھ دیں (۵) پیکٹ اور پارسل کے اوپر فرستندہ کا نام اور روانگی کی تاریخ ضرور لکھ دینی چاہیئے (۶) ہر پیکٹ منی آرڈر پارسل اور تار کے ساتھ اُسی دن ایک خط بھی لکھنا چاہیئے جسمیں تفصیل ہو کہ کیا اور کس تاریخ کو روانہ کیا گیا ہے تاکہ ڈاک خانہ سے تحقیقات ہو سکے (۷) منی آرڈر کیواسطے جتنا محصول ہندوستان میں لگتا ہے۔ اتنا ہی راستہ میں لنڈن والے ... ٹکٹ لیتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان سے دس روپیہ دیکر ایک پونڈ روانہ کیا جاوے تو یہاں ۱۹ شلنگ ۸ پنس بھیجتے ہیں۔ والسلام ۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن کی صلح کانفرنس

عہد نامہ سیورے میں ترمیم ہوگی

لنڈن ۔ ۲ مارچ ۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس کو اطلاع ملی ہے ۔ کہ عہد نامہ سیورے میں ٹرکی کے حسب منشاء ترمیم ہوگی ۔ ترکوں نے بلا پس وپیش کے اتحادیوں کو اپنا ثالث تسلیم کر لیا ہی فرانسیسوں نے سمرنا کی سرحد کے متعلق چند مراعات کرنا گوارا کی ہیں ۔ عہد نامہ کے بعض ان اقتصادی دفعات کے متعلق جو اناطولیہ پر اثر ڈالنے والے ہیں ۔ بافر سمیع بے کی طرف سے کچھ بے چینی واضطراب کا اظہار کیا گیا ہے ۔ لیکن مسٹر لائڈ جارج نے ان کو یقین دلایا ۔ کہ اتحادی کل ممکن مراعات منظور کرنے کو تیار ہیں ۔ اور اس پر بھی آمادہ ہیں ۔ کہ ایک جداگانہ کمیشن ان حالات سے بحث کرے ۔ بافر سمیع بے نے اپنی گورنمنٹ سے مشورہ کرنے کے بعد اتحادیوں کو اس کی اطلاع دی ہو کہ وہ مطمئن ہیں ۔ اور ٹرکی معاہدوں کی ان شرائط کو جو تبادلہ کئے گئے ہیں منظور کرے گا ؛

جرمنی کی تجاویز سے اختلاف

اتحادی بالخصوص فرانس اور اٹلی تو جرمنی کے مضحکہ خیز نامکمل تجاویز پر بہت کچھ محو حیرت ہیں ۔ ان تجاویز کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ پیرس کے فیصلہ کی مقرر کردہ گیارہ ارب تیس کروڑ پاؤنڈ کی رقم جو ۴۲ برس میں ادا کیجانیوالی تھی ۔ اس کے بجائے ۳۲ برس میں سات ارب پچاس کروڑ پونڈ لئے جائیں ۔

جرمن تجویز کو اتحادی قبول نہیں کرینگے

لنڈن ۔ یکم مارچ سیمنس (جرمن وزیر خارجیہ) جب ایک طویل بیان میں اپنی اختلافی تجاویز کو بیان کر چکا ۔ تو اس نے ایک یادداشت پڑھ کر سنانے کو کہا ۔ جس پر مسٹر لائڈ جارج نے دخل دیکر کہا ۔ کہ اگر آپ اس یادداشت کو دستاویزات میں جگہ دینے کے قابل سمجھتے ہیں ۔ تو ایسا کر سکتے ہیں مگر آپ کے عام بیان سے مجھ پر یہ ظاہر ہوئے بغیر نہ رہا ۔ کہ جرمن گورنمنٹ کو بظاہر اصل حالت کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے ۔ اتحادی اس بات پر پہلے سے متفق ہیں کہ پیرس کی تجویز کے سوا کسی دوسری تجویز کو جانچنے یا اس پر بحث کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہو سکتے ۔

عہد نامہ سیورے میں ترمیم ماننے سے یونان کا انکار

ایتھنز ۲ مارچ قومی مجلس نے وزیر اعظم یونان مقیم لنڈن کو بھیجنے کے لئے ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔ جس میں یونان نے اتحادیوں کا ان کی فیاضانہ حفاظت پر شکریہ کا اظہار کیا ہے ۔ لیکن معاہدہ سیورس کی ترمیم کی تجویز کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے ۔

متفرق خبریں

شاہ مانٹی نگرو کی وفات

لنڈن یکم مارچ جنوبی فرانس کے مقام انٹائبس کے ایک تار میں شاہ نکولس آف مانٹی نگرو کے انتقال کی خبر دی گئی ہے ۔

لارڈ ملنر کا "ہنی مون"

لنڈن یکم مارچ ۔ لارڈ ملنر جن کی حال ہی میں لیڈی ایڈورڈ سیسل (لارڈ سیسل کی بیوہ) کے ساتھ شادی ہوئی ہے ۔ اپنا "ہنی مون" (شادی کے بعد کا مہینہ) منانے کی غرض سے جنوبی فرانس چلے گئے ہیں ۔

ریگا میں جنگ

لنڈن ۔ ۲ مارچ رائٹر کا نامہ نگار حال کے پیٹروگراڈ کے فسادات اس طرح بیان کرتا ہے ۔ کہ مورخہ ۲۲ فروری کو ہڑتالیوں نے جیل خانوں پر حملہ کر کے قیدی ملاحوں کو رہا کر دیا ۔ بعد رہائی ملاح اور کارکن افسران کے خلاف فوجوں سے مل گئے ۔ چالیس کمیونسٹ ہلاک اور ۲۰۰ گرفتار ہوئے ۔

انگریزی ایرانی معاہدہ کی تنسیخ

طہران یکم مارچ ۔ وزیر اعظم کے اعلان کو ایرانیوں اور یورپینوں نے پسند کیا ہے ۔ برطانی افسر کا جواب ہے ۔ کہ ایرانی حکومت کے لئے موجودہ انگریزی ایرانی معاہدہ ناقابل قبول ہے ۔ اور وہ اس کی تنسیخ کو دونوں قوموں کے درمیان دوستی تعلقات کے لئے باب فتوح خیال کرتا ہے ۔

اٹالی بالشویکوں اور محبان وطن میں جنگ

لنڈن ۔ ۲ مارچ ۔ اٹالی بالشویکوں اور محبان وطن کی باہمی نزاع نے کئی شہروں میں خانہ جنگی تک نوبت پہونچا دی ہے ۔ فلورنس کے بازاروں میں جو مورچے تعمیر کئے گئے تھے ۔ ان کے مقابلہ پر مسلح گاڑیاں استعمال کی گئیں ۔ محبان وطن نے ٹریسٹی لیبر ایکسچینج پر قبضہ کر لیا ہی احمرین نے انتقام میں سان مارکو کی گودی کو قریب قریب بالکل تباہ کر دیا ۔

ہندوستان میں درآمد کپڑا کی کمی

لنڈن ۔ ۲ مارچ ممبران پارلیمنٹ ساکن لنکا شایر کی ایک کمیٹی کے جلسہ میں ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ ماورائے بحر تجارتی محکموں کے ہولناک تنزل کی طرف توجہ دلائی جائے ۔ اور تجویز کیا گیا ۔ کہ اس کے بواعث کی تحقیقات کی جائے ۔ مسٹر ویڈنگٹن نے بتایا ۔ کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں ہندوستان نے تین ارب تین کروڑ گز سوتی کپڑا لیا تھا مگر سنہ ۱۹۲۰ء میں صرف ۱½ ارب گز ۔

ہندوستان میں قتل و بغاوت کو فروغ دینے والی سوسائٹی

لنڈن ۲ مارچ ۔ پارلیمنٹری آدمیوں نے ڈیوک آف ناتھمبر لینڈ کی صدارت میں تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پیش کی ۔ جس میں ایک ہندوستانی سوسائٹی کا ذکر کیا گیا ۔ جس کی نسبت یقین کیا جاتا ہے ۔ کہ اس نے گذشتہ چند سالوں میں ہندوستان میں قتل و بغاوت کو فروغ دیا ہے ۔ مقررین میں سر مائیکل اڈوائر بھی تھے ۔

عدن کا آئندہ حشر

لنڈن ۔ ۲ مارچ ۔ دیوان عام میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ حکومت ہند کی منظوری آنے پر جس کا ابھی تک انتظار ہے ۔ عدن دفتر نوآبادیات میں منتقل کر دیا جائے گا

(باہتمام شیخ محمد عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا)